فقہی مقالات



جلد ۴

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

قضاءِ عمری کی حقیقت

اسلام میں تصویر کا حکم

پردہ اور اس کی شرعی حدود

جیلوں، چھاؤنیوں اور ائیرپورٹ پر نمازِ جمعہ

جدید آلات سے ذبح کرنے کے طریقے اور حکم

غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کا حکم

حرام اشیاء سے علاج کا حکم

جانوروں کے ذبح کے احکام

میمن اسلامک پبلشرز

حرام اشیاء سے علاج کا حکم

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

ضبط وترتیب
محمد عبداللہ میمن

میمن اسلامک پبلشرز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حرام اشیاء سے علاج کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ
وَالصَّلٰوۃُ . وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، أَمَّا بَعْدُ!

حدیث عرنیین

عن انس بن مالك رضى الله عنه أن ناساً من عرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فاجتووها فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان شئتم ان تخرجوا الى ابل الصدقة فتشربوا من ألبانها وأبو الها۔

(مسلم، كتاب القسامة، باب حكم المحاربين والمرتدين)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے، وہ لوگ سوزش کی بیماری میں مبتلا ہوگئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو مدینہ سے باہر صدقہ کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔

جو حضرات فقہاء حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج کو جائز قرار دیتے ہیں، وہ مندرجہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج کے بارے میں فقہاء کے مذاہب مختلف ہیں۔

حنابلہ کا مذہب

حضرات حنابلہ حرام چیزوں سے علاج کرنے کو مطلقاً ناجائز قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ولا يجوز التداوى بمحرم ولا بشئى فيه محرم مثل ألبان الأتن ولحم شئى من المحرمات ولا شرب الخمر للتداوى به لماذكرنا من الخبر۔

(المغنى، كتاب الاطعمة، ج۱۱ص۸۳)(والشرح الكبير، ج۱۱ ص۱۰۸)

حرام چیزوں سے علاج جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایسی چیز

سے جس میں حرام چیز شامل ہو جیسے گدھیوں کے دودھ سے اور حرام جانوروں کے گوشت سے علاج کرنا، اور علاج کے لئے شراب پینا بھی جائز نہیں جیسا کہ ہم نے حدیث سے بیان کیا۔

شوافع کا مذہب اور ان کی دلیل

شوافع کے نزدیک ایسے محرمات سے علاج کرنا درست ہے جس میں نشہ نہ ہو، بشرطیکہ وہی چیز اس بیماری کے علاج کے لئے متعین ہو، لہٰذا نشہ آور چیز سے علاج کرنا ان حضرات کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ چنانچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ ''مجموع شرح المہذب'' میں فرماتے ہیں۔

مذهبنا جواز التداوی بجميع النجاسات سوی المسكر...... دليلنا حديث العرنيين وهوفی الصحيحين كماسبق وهو محمول علی شربهم الأبوال للتداوی كماهو ظاهر الحديث، وحديث "لم يجعل شفاءكم" محمول علی عدم الحاجة اليه بأن يكون هناك مايغنی عنه ويقوم مقامه من الأدوية الطاهرة وقال البيهقی، هذان الحديثان ان صحاحملا علی النهی عن التداوی بالمسكر وعلی التداوی بالحرام من غير ضرورة

للجمع بينها وبين حديث العرنيين۔

(المجوع شرح المهذب، ج۹، ص ۵۲)

یعنی ہمارا مذہب یہ ہے کہ سوائے نشہ آور چیز کے تمام ناپاک چیزوں سے علاج جائز ہے۔ ہماری دلیل ''حدیث العرنیین'' ہے جو صحیحین میں مذکور ہے، یہ حدیث ان لوگوں کے علاج کے طور پر پیشاب پینے پر محمول ہے جیسا کہ ظاہر حدیث یہی ہے اور حدیث شریف میں یہ جو الفاظ آئے ہیں کہ ''لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم'' یعنی اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی جو تم پر حرام کی گئی ہیں، یہ حدیث اس صورت پر محمول ہے جب علاج کے لئے اس چیز کی ضرورت نہ ہو بلکہ علاج کیلئے اس کے متبادل کوئی دوسری پاک چیز بھی موجود ہے جو اس حرام چیز سے مستغنی کرنے والی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر (ممانعت والی) یہ دونوں حدیثیں صحیح ہوں تو ان ممانعت والی حدیثوں کو ''تداوی بالمسکر'' سے نہی پر محمول کیا جائے گا اور بلا ضرورت تداوی بالحرام والی صورت پر محمول کیا جائے گا تا کہ ان احادیث کے درمیان اور حدیث عرنیین کے درمیان تطبیق ہو سکے۔

مالکیہ کا مذہب

مالکیہ کا مذہب اس مسئلہ میں حنابلہ کی طرح ہے، لہٰذا ان کے نزدیک تداوی بالمحرم کسی حال میں جائز نہیں۔ چنانچہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۱۳ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

وان کانت المیتة قائمة بعینها فقد قال

سحنون لا يتداوى بهابحال ولا بخنزير، لأن منها عوضا حلالاً، بخلاف المجاعة وكذلك الخمرلا يتداوى بها۔

(تفسیر قرطبی، سورة بقرة: ۲۱۳)

اگر مردہ جانور بعینہ موجود ہوتو اس کے بارے میں امام سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعہ کسی حال میں علاج نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی خنزیر سے علاج کیا جائے گا۔

اسی طرح امام مواق رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''التاج والاکلیل'' میں فرماتے ہیں:

وأما التداوى بها (أى بالخمر) فمشهور المذهب أنه لايحل، واذا قلنا: انه لا يجوز التداوى بها لا يجوز استعمالها للضرورة فالفرق ان التداوى لا يتيقن البرء بها۔

(التاج والإكليل للمواق ج۳ ص ۲۳۳)

شراب سے علاج کے بارے میں مشہور مذہب یہ ہے کہ حلال نہیں، اور جب ہم نے یہ کہا کہ اس سے علاج کرنا جائز نہیں تو اس کا معنی یہ ہیں کہ ضرورۃ کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں، فرق یہ ہے کہ اس سے علاج

کے نتیجے میں صحت حاصل ہو جانا یقینی نہیں ہے۔

احناف کے مذاہب اور ان کے استدلالات

اس مسئلہ میں علماء احناف کے اقوال مختلف ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ان کے نزدیک "تداوی بالمحرم" جائز نہیں، چنانچہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعلى قولَ أبي حنيفة رحمه الله لا يجوز شربه (يعني بول مايوكل لحمه) للتداوى وغيره بقوله صلى الله عليه وسلم: ان الله تعالىٰ لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم وعند محمد رحمه الله يجوز شربه للتداوى وغيره لأنه طاهر عنده وعند أبي يوسف رحمه الله يجوز شربه للتداوى لاغير، عملاً بحديث العرنيين۔

(المبسوط للسرخسي باب الوضوء والغسل ج ۱ ص ۵۴)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق علاج وغیرہ کے لئے ان جانوروں کا بھی پیشاب پینا جائز نہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک علاج وغیرہ کے لئے ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے کیونکہ وہ پاک

ہے، اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث عرنیین پر عمل کرتے ہوئے صرف علاج کے طور پر ایسے جانوروں کا پیشاب پینا جائز ہے، دوسرے مقاصد کے لئے جائز نہیں۔

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ ''البحر الرائق'' میں فرماتے ہیں:

وقال ابو یوسف: یجوز للتداوی لأنه لماورد الحدیث به فی قصة العرنیین جاز التداوی بهٖ وان کان نجسا...... ووجه قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه أنه نجس والتداوی بالطاهر المحرم کلبن الأتان لایجوز فماظنك بالنجس، ولأن الحرمة ثابتة فلا یعرض عنها اِلّا بتیقن الشفاء وتأویل ماروی فی قصة العرنیین أنه علیه السلام عرف شفاءهم فیه وحیاً ولم یوجد تیقن شفاء غیرهم لأن المرجع فیه الأطباء وقولهم لیس بحجة قطعیة وجاز أن یکون شفاء قوم دون قوم لاختلاف الأمزجة حتی لوتعین الحرام مدفعا للهلاك الآن یحلّ کالمیتة والخمرعنه الضرورة۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۱۱۵)

یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرام سے علاج کرنا

جائز ہے، اس لئے کہ عرنیین کے واقعہ میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے ذریعہ علاج کرنا جائز ہے اگرچہ وہ ناپاک ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عدم جواز کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناپاک ہے، جب ایسی چیز جو پاک ہو اور حرام ہو جیسے گدھی کا دودھ، اس سے علاج جائز نہیں تو پھر وہ چیز جو حرام ہونے کے ساتھ ساتھ ناپاک بھی ہو تو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ دوسرے یہ کہ اس کی حرمت حدیث سے ثابت ہے، لہٰذا جو چیز حدیث سے ثابت ہو، اس سے اس وقت تک انحراف نہیں کیا جائے گا جب تک شفاء یقینی نہ ہو۔ اور عرنیین والے قصہ کی یہ تاویل کی جائے گی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حق میں شفاء کا یقینی ہونا وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا، جبکہ دوسرے لوگوں کے حق میں شفاء کا یقینی ہونا معلوم نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ شفاء کا یقینی اور غیر یقینی کا پتہ چلانے کا ذریعہ اطباء ہیں اور اس بارے میں ان کا قول حجت قطعیہ نہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ لوگوں کو شفاء ہو جائے اور دوسرے لوگوں کو شفاء نہ ہو، کیونکہ مزاجوں کے اندر اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ اگر کسی حرام چیز کے بارے میں متعین طور پر معلوم ہو جائے کہ اس کے ذریعہ مریض کی جان بچ جائے گی تو وہ چیز حلال ہو جائے گی جیسے ضرورت کے وقت مردار جانور اور شراب حلال ہو جاتی ہے۔

اکثر مشائخ حنفیہ کا فتویٰ اور ان کے دلائل

لیکن اکثر مشائخ حنفیہ نے حرام سے علاج کرنے کے جواز کا فتوی دیا ہے، بشرطیکہ ماہر معالج یہ بتائے کہ اس مریض کے لئے اس کے علاوہ کوئی اور

دوا نہیں ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد وقع الاختلاف بين مشايخنا
في التداوي بالمحرم، ففي النهاية
عن الذخيرة: الا ستشفاء بالحرام
يجوز اذاعلم أن فيه شفاء ولم يعلم
دواء آخر اھ وفي فتاوى
قاضيخان معزيا الى نصربن سلام:
معنى قول عليه السلام: ان اللّٰه لم
يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم،
انما قال ذلك في الأشياء التي
لايكون فيها شفاء فأما اذاكان فيها
شفاء فلا بأس به، ألا ترى ان
العطشان يحل له شرب الخمر
للضرورة اھ۔

(البحر الرائق ج ۱ ص۱۱٦)

یعنی ہمارے مشائخ کے درمیان ''تداوی بالحرم'' کے

مسئلے میں اختلاف واقع ہوا ہے، چنانچہ ''نہایہ'' میں

''ذخیرہ'' سے یہ منقول ہے کہ حرام سے شفاء حاصل کرنا

جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ اس کے اندر شفاء ہے اور

کسی دوسری دواء کے بارے میں علم نہ ہو۔ فتاوی قاضی

خان میں نصر بن سلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد:

''ان اللّٰہ لم یجعل شفاء کم فیما

حرم علیکم''

اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو

چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

ان اشیاء کے بارے میں ہے کہ جن میں شفاء نہیں ہے،

لیکن اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو اس کے استعمال میں

کوئی حرج نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ پیاسے انسان

کے لئے ضرورت کے وقت شراب پینا حلال ہے۔

اوپر کی تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ مشائخ حنفیہ نے تداوی بالمحرم کے جواز میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی دیا ہے جبکہ طبیب کو اس بیماری کے لئے کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو، البتہ یہ بات مجھے کہیں نہیں ملی کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جواز کے قول میں اس بات کو شرط قرار دیا ہے کہ طبیب کو اس مرض کے لئے دوسری دوا کا علم نہ ہو یا شرط قرار نہیں دیا؟ امام سرخسی اور علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہما کی نقل کردہ عبارات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی شرط کے بغیر مطلق تداوی بالمحرم جائز ہے، لیکن مشائخ حنفیہ نے ان کے قول کو صرف خاص صورت میں ہی اختیار کیا ہے، وہ یہ کہ طبیب کو جب اس مرض کے لئے کسی دوسری حلال دوا کا علم نہ ہو۔

حرام اشیاء سے علاج ناجائز ہونے پر استدلالات

جو حضرات فقہاء ''تداوی بالمحرم'' کو حرام قرار دیتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

۱۔ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تتداووا بالحرام۔

(ابو داود، کتاب الطب، باب الأدویۃ المکروھۃ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں نازل فرمائی ہیں اور ہر بیماری کے لئے دوا ہے، لہذا علاج کرو اور حرام سے علاج مت کرو۔

۲۔ عن عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللّٰہ عنه أن طبيباً سئل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن ضفدع يجعلها فی دواء فنهاه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن قتلها۔ (ایضاً)

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کے بارے میں سوال کیا کہ کیا میں اس کو دواء میں شامل کرسکتا ہوں؟ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع فرمایا۔

۳۔ عن أبی هريرة رضی اللّٰہ عنه قال: نهیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن الدواء الخبيث۔ (ایضاً)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۔ عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ عنه: ذكر طارق بن سويد اوسويد بن طارق، سأل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم عن الخمر فنهاه

ثم سأله فنهاه فقال له: يا نبي اللّٰه ! انها دواء، قال النبي صلى اللّٰه عليه وسلم: لا ولكنها داء۔

(ايضاً، وابن ماجه في الطب، رقم ۳۵۰۰، والدارمي في الاشربة،۲:۳۸، رقم۲۱۰۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید یا سوید بن طارق نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے استعمال کے بارے میں سوال کیا، آپ نے منع فرمادیا، دوبارہ سوال کیا، آپ نے پھر منع فرمادیا، انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو ایک دوا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔

۵ ـ اخبرنا احمد بن علي بن المثنى حدثنا ابوخيثمة حدثنا جرير عن الشيباني عن حسان بن مخارق قال: قالت أم سلمة: اشتكت ابنة لي فنبذت لها في كوز فدخل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم و هويغلي فقال: ماهذا؟ فقلت: ان ابنتي اشتكت فنبذت لها هذا، فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ان اللّٰه لم يجعل شفاء كم في حرام۔

(اخرج ابن حبّان في صحيحه، وراجع: موارد الظمآن للهيثمي ص۳۳۹، رقم ۳۹۷)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی تو میں

نے ایک کوزہ میں اس کے لئے نبیذ بنائی، اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس نبیذ میں اُبال آرہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میری بیٹی بیمار ہوگئی ہے، اس لئے میں نے اس کے لئے نبیذ بنائی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کے اندر تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی ہے۔

٦۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح معانی الآثار" کے "باب ما یؤکل لحمہ" میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ماکان اللہ لیجعل فی رجس اوفیما حرم شفاء

یعنی اللہ تعالیٰ نے ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی۔

ایک اور روایت حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ:

اشتکی رجل منا فنعت لہ السکر فاتینا عبد اللہ فسألناہ فقال: ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم۔

یعنی ہم میں سے ایک شخص بیمار ہوگیا، اس کے لئے بطور علاج نشہ آور چیز بتلائی گئی، تو ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نے یہ اثر صحیح بخاری کی ''کتاب الأشربۃ ، باب شراب الحلواء والعسل'' میں تعلیقاً ذکر فرمایا ہے۔

۷۔ عن عطاء قال: قالت عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا: اَللّٰھُمَّ لاتشف من استشفی بالخمر۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی)

حضرت عطاءؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس شخص کو شفاء مت دے جو شراب سے شفاء حاصل کرے۔

تداوی بالمحرم کے جواز کے قائل ائمہ کی طرف سے جواب

جو حضرات فقہاء ''تداوی بالمحرم'' کے جواز کے قائل ہیں، وہ مندرجہ بالا احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ احادیث اور آثار ''حالت اختیار'' پر محمول ہیں۔ حالت اختیار کا مطلب یہ ہے کہ اس مرض کی دوسری دواء کے بارے میں علم ہو۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ''عمدۃ القاری'' (ج۱ص۲۹۰) میں، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''فیض الباری'' (ج۱ص۳۲۹) میں، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''بذل المجھود'' (ج۱۶ ص۱۹۹) میں اور علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''معارف السنن'' (ج۱ ص۲۷۸) میں اسی جواب کو اختیار فرمایا ہے۔

اور علامہ شیخ محمد یوسف کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''امانی الاحبار'' میں

بھی ان احادیث کا یہی جواب دیا ہے۔ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ:

جاء اليقين بإباحة الميتة والخنزير عند خوف الهلاك من الجوع، فقد جعل تعالىٰ شفاء نامن الجوع المهلك فيما حرّم علينا في تلك الحال ونقول: نعم ان الشيئ مادام حراماً علينا فلا شفاء لنا فيه فاذا اضطررنا اليه فلم يحرم علينا حينئذ بل هو حلال فهولنا حينئذ شفاء، وهذا ظاهر الخبر۔

یعنی اگر بھوک سے ہلاک ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت مردار جانور اور خنزیر کا مباح ہونا یقینی ہے، اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کرنے والی بھوک کے وقت ایسی چیز کے اندر ہمارے لئے شفاء رکھی ہے جو اس حالت میں ہمارے اوپر حرام تھی۔ اور ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے جب تک کوئی چیز ہم پر حرام ہوگی، اس وقت تک اس کے اندر ہمارے لئے شفاء نہیں ہوگی، لیکن جب ہم اس کے استعمال کی طرف مجبور ہو جائیں گے تو اس وقت وہ چیز ہم پر حرام نہیں رہے گی بلکہ وہ حلال ہو جائے گی، لہٰذا اس وقت وہ چیز ہمارے لئے شفاء بن جائے گی، یہ بات بالکل واضح ہے۔

واللہ سبحانہ و تعالیٰ أعلم۔